WWW.PILDAT.ORG

بیک گراؤنڈ پیپر

پاکستان کے پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں اصلاحات

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

WWW.PILDAT.ORG

بیک گراؤنڈ پیپر

پاکستان کے پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں اصلاحات

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلامنافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: فروری 2013

آئی ایس بی این :978-969-558-301-2

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: A-45، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ

ابتدائیہ

آئینی اصطلاحات 09

مدارج 09

کٹوتی کی تحاریک 09

مطالبات زرپر ووٹنگ 09

مجاز اخراجات کا شیڈول 09

بجٹ سیشن کے ایام کار 10

بجٹ سازی کے عمل میں سینیٹ کا کردار 11

پاکستان میں بجٹ سازی 12

مالی سال 12

بجٹ سرکلر (Budget Call Circular) 12

تخمینوں کی تیاری 12

سالانہ ترقیاتی پروگرام 12

۔وسائل کا تخمینہ 13

۔سالانہ ترقیاتی پروگرام میں زرمبادلہ کا حصہ 13

ٹیکس سازی کی نئی تجاویز کے اثرات 13

مجاز اخراجات کا شیڈول 13

پارلیمانی جماعتوں کا کردار 15

قائمہ کمیٹیوں کا کردار 16

حالیہ اصلاحات 16

مطلوبہ اصلاحات 17

پاکستان میں پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں مجوزہ اصلاحات 18

1۔ موجودہ پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں فوری اصلاحات کی ضرورت ہے 18

2۔قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کا اہم کردار 18

3۔ پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل کا دورانیہ 19

4۔کمیٹیوں کے پاس بجٹ/ مطالبات زر کے جائزے کے اختیارات 19

5۔ ہر قائمہ کمیٹی کو اکتوبر میں پری بجٹ عوامی سماعتیں شروع کرنی چاہیں 20

6۔ پارلیمنٹ کے اندر آزادانہ بجٹ یونٹ کا قیام 20

گراف اور جدول

جدول 1: بجٹ سیشن 1998-2012 10

گراف 1: قومی اسمبلی میں بجٹ سیشن کے ایام کار 10

پیش لفظ

پاکستان میں پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں کئی کمزوریاں ہیں جن کی گزشتہ کئی سالوں سے اراکین پارلیمنٹ ، شہری تنظیموں اور میڈیا نشاندہی کر رہے ہیں۔ پاکستان میں پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں اصلاحات کی ضرورت ہے تا کہ اسے زیادہ شراکت دار ، بامعنی اور موثر بنایا جا سکے اور پاکستان میں جمہوریت اور ادارے مضبوط ہوں۔

اگر چہ قومی اسمبلی پاکستان اور صوبائی اسمبلی پنجاب کی حالیہ مدت کے دوران کچھ اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں ان پر موثر عملدرآمد کے لیے اور پاکستان کے منتخب نمائندوں کو مرکز اور صوبوں میں بجٹ کے موثر تجزیئے اور نگرانی کے لیے مزید جامع اصلاحات کی ضرورت ہے۔

پلڈاٹ پاکستان میں پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل کو مضبوط بنانے کے لیے 2002 سے کام کر رہا ہے۔ اس نے کئی جماعتوں میں اتفاق رائے پیدا کرنے میں سہولت فراہم کی جس کے نتیجے میں مطلوبہ اصلاحات پر موجودہ پیش رفت ممکن ہوئی ہے۔

اس پیپر میں پاکستان میں پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل کی موجودہ صورتحال کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ اس پیپر کو پلڈاٹ کی اس موضوع پر پہلے کی مطبوعات سے ماخوذ کر کے موجودہ صورتحال کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اظہار تشکر

پلڈاٹ نے اس موضوع پر بیک گراونڈ معلومات اور تجزیئے کے لیے اپنی تحقیق اور معلومات کو استعمال کیا ہے۔ یہ پیپر پراجیکٹ "راونڈ ٹیبل ڈسکشن آن ریفارمنگ پارلیمنٹری بجٹ پراسس" کے تحت کینیڈین ہائی کمیشن اسلام آباد کے تعاون سے شائع کیا گیا ہے۔

اس پیپر کو پلڈاٹ کے پراجیکٹ منیجر امل دوستین نے جوائنٹ ڈائریکٹر پلڈاٹ آسیہ ریاض اور صدر پلڈاٹ احمد بلال محبوب کی رہنمائی اور نگرانی میں تیار کیا ہے۔

اعلان لاتعلقی

پلڈاٹ ٹیم نے اس پیپر کے مندرجات کو صحیح پیش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور کسی بھی غلطی کو غیر دانستہ تصور کیا جائے۔

اسلام آباد
فروری 2013

ابتدائیہ

بجٹ کسی ملک کی مالی، اقتصادی، معاشی اور سماجی ترجیحات کی نشاندہی کرتا ہے۔ بجٹ حکومت کی مقامی اور بین الاقوامی پالیسیوں کی بھی عکاسی کرتا ہے اور ملک کی مستقبل کی سمت کا تعین کرتا ہے۔ بجٹ میں مختص کی گئی رقوم اس سال ملک کے معاشی و سماجی حالات پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ چونکہ بجٹ حکومت کے کئی سالہ فریم ورک کا اہم حصہ بنتا جارہا ہے اس لیے اس کا اثر ایک سال تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کے ریاست کے امور پر وسط سے طویل مدتی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ جمہورتیوں اور بالخصوص ترقی یافتہ جمہوریتوں میں بجٹ اور اس کے نتائج، اس کو تیار، پیش اور نافذ کرنے والی منتخب حکومتوں کے مستقبل کا تعین کرتے ہیں۔

چونکہ بجٹ ایک اہم عمل ہے اس لیے اس کی پارلیمنٹ کے کاموں میں خصوصی جگہ ہے۔ یہ پارلیمنٹ میں ہونے والی کسی بھی بحث اور منظور ہونے والی قانون سازی میں سب سے اہم ہے۔ بجٹ کی اہمیت کے پیش نظر اس کی تیاری، بحث، منظوری، عملدرآمد اور نگرانی کا بھی جمہوری نظام میں خاص مقام ہے۔ حکومتیں اکثر بجٹ سازی کے عمل کو زیادہ شراکت دار اور بامعنی بنانے کے لیے خصوصی اقدامات کرتی ہیں۔

اگر بجٹ سازی کا عمل اراکین پارلیمنٹ کو زیادہ تفصیلات حاصل کرنے، معاشرے کے مختلف طبقات سے زیادہ وسیع پیمانے پر مشاورت، آزادانہ ذرائع سے بجٹ کے تجزیئے اور بجٹ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کے لیے موثر وقت مہیا کرنے کی اجازت دے تو بجٹ سازی کا عمل زیادہ موثر سمجھا جائیگا۔ بجٹ سازی کے موثر عمل سے بہتر بجٹ بننے کی توقع ہے جو ملکی ضروریات اور توقعات سے زیادہ ہم آہنگ ہوگا۔

آئینی اصطلاحات

پاکستان میں بجٹ آئین اور پارلیمانی طریقہ سے متعلق قوانین کے ذریعے بنایا جاتا ہے۔آئین کے تحت وفاقی حکومت یکم جولائی سے شروع ہونے والے ہر مالی سال کے آغاز سے قبل سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ قومی اسمبلی میں پیش کرتی ہے۔قومی اسمبلی کی کارروائی قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار2007 کے تحت چلائی جاتی ہے۔

بنیادی طور پر رولز182-197 قومی اسمبلی میں بجٹ سازی کے طریقہ کار کا تعین کرتے ہیں۔قومی اسمبلی میں پیش ہونے سے قبل وفاقی کابینہ بجٹ کو زیر بحث لاتی ہے اور منظوری دیتی ہے۔

اس کے بعد وزیر خزانہ بجٹ اس تاریخ پر قومی اسمبلی میں پیش کریں گے جس تاریخ کا تعین قائد ایوان کریں گے۔اس دن ایوان میں کوئی اور کارروائی نہیں ہوسکتی۔اس کے بعد بجٹ میں کسی بھی بحث سے قبل کم از کم دو دن کا وقفہ دیا جاتا ہے۔بجٹ پر بحث کے لیے کم از کم چار دن مختص کرنا ضروری ہے۔

مدارج

قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے لیے مندرجہ ذیل تین مدارج ہوتے ہیں۔

1۔بجٹ پر عام بحث
2۔Appropriations پر بحث
3۔مطالبات زر پر بحث اور ووٹنگ

عام بحث میں بجٹ اور اس کے اصولوں پر مجموعی طور پر بحث کی جاسکتی ہے لیکن ان پر کوئی تحریک یا ووٹنگ نہیں ہوسکتی۔پھر وزیر کو جواب کا حق ہوتا ہے۔آئینی شقوں کے مطابق چارجڈ اخراجات پر بحث یا کسی قسم کی ووٹنگ نہیں ہوسکتی۔

کٹوتی کی تحاریک

مختلف محکموں کے مطالبات زر پر بحث اور ووٹنگ ہوسکتی ہے کیونکہ یہ چارجڈ اخراجات نہیں ہوتے۔ممبران ان انفرادی گرانٹس کو کم کرنے (لیکن اضافہ نہیں) کے لیے تحاریک لا سکتے ہیں۔ایسی تحاریک کو کٹوتی کی تحاریک کہتے ہیں۔

کٹوتی کی تحریک ان میں کسی ایک صورت میں لائی جاسکتی ہے۔

- کسی پالیسی کی نامنظوری: جو اخراجات میں ایک روپے کی کٹوتی کا مطالبہ کرتی ہے یہ کسی پالیسی کی نامنظوری کی نشانی ہے۔
- معاشی کٹوتی: جو کسی مطالبے کے خلاف ایک مخصوص رقم کی کمی کا مطالبہ کرتی ہے۔
- ٹوکن کٹوتی: جو اخراجات میں سو روپے کی کٹوتی کا مطالبہ کرتی ہے۔جس کا مقصد کسی مخصوص محرومی کو اجاگر کرنا ہوتا ہے۔

کٹوتی کی تحاریک کئی وجوہات کی بنا پر پیش ہوتی ہیں جن میں دیگر کے علاوہ ضروری ہے کہ یہ کسی ایک مطالبے سے متعلق ہو، کسی گرانٹ کی حیثیت میں تبدیلی یا اضافہ کے لیے نہ ہو، کسی چارجڈ اخراجات سے متعلق نہ ہو اور کسی قانون میں تبدیلی یا خاتمے سے متعلق نہ ہو۔اس کے جواز کا فیصلہ اسپیکر کرتا ہے۔

مطالبات زر پر ووٹنگ

مطالبات زر جو کہ چارجڈ نہیں ہوتے ان پر ووٹنگ ہوسکتی ہے۔ہر مطالبہ الگ سے زیر بحث لایا جاتا ہے اور ان پر ووٹنگ سے قبل کٹوتی کی تحاریک لی جاتی ہیں۔

مجاز اخراجات کا شیڈول

اخراجات کا شیڈول بھی اسی طرح پیش کیا جاتا ہے جس طرح سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ، لیکن یہ وزیر اعظم کی جانب سے منظور شدہ ہوتے ہیں۔شیڈول

قومی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جاتا ہے لیکن اس پر ووٹنگ نہیں ہوسکتی۔

قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے مطابق اسپیکر بجٹ کے مختلف مدارج کے لیے دن مختص کرتا ہے۔ بجٹ پیش ہونے اور بحث کے آغاز میں دو دن کا وقفہ ضروری ہوتا ہے۔قوانین کے مطابق عام بحث کے لیے چار دن سے کم مختص نہیں کیے جاسکتے۔

بجٹ سیشن کے ایام کار

سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ عام طور پر قومی اسمبلی میں جون کے دوسرے ہفتے میں پیش کی جاتی ہے اور قومی اسمبلی سے جون کے آخری ہفتے کے آغاز میں منظور ہوجاتی ہے۔اس عمل میں عمومی طور پر کل 15 سے 20 دن اور 12 سے 17 ایام کار بجٹ کے مختلف مدارج پر بحث کے لیے دستیاب ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل جدول میں حالیہ سالوں میں بجٹ پر بحث کے لیے مختص ایام دیئے گئے ہیں۔

جدول 1: بجٹ سیشن 1998-2012

2012-13	2011-12	2010-11	2009-10	2008-09	2007-08	2006-07	2005-06	2004-05	2003-04	1999-2000	1998-99	
10	17	15	10	19	11	13	8	9	5	13	11	بجٹ سیشن کے کل ایام کار
147	139	161	170	229	187	183	132	191	48	66	80	شرکت کرنے والے ممبران کی تعداد
25.5 hours	35 hours	39 hours	42 hours	41.46 hours	45.22 hours	55.50 hours	34.20 hours	45.32 hours	09.40 hours	13.50 hours	17.00 hours	بجٹ سیشن میں صرف وقت

گراف 1: قومی اسمبلی میں بجٹ سیشن کے ایام کار

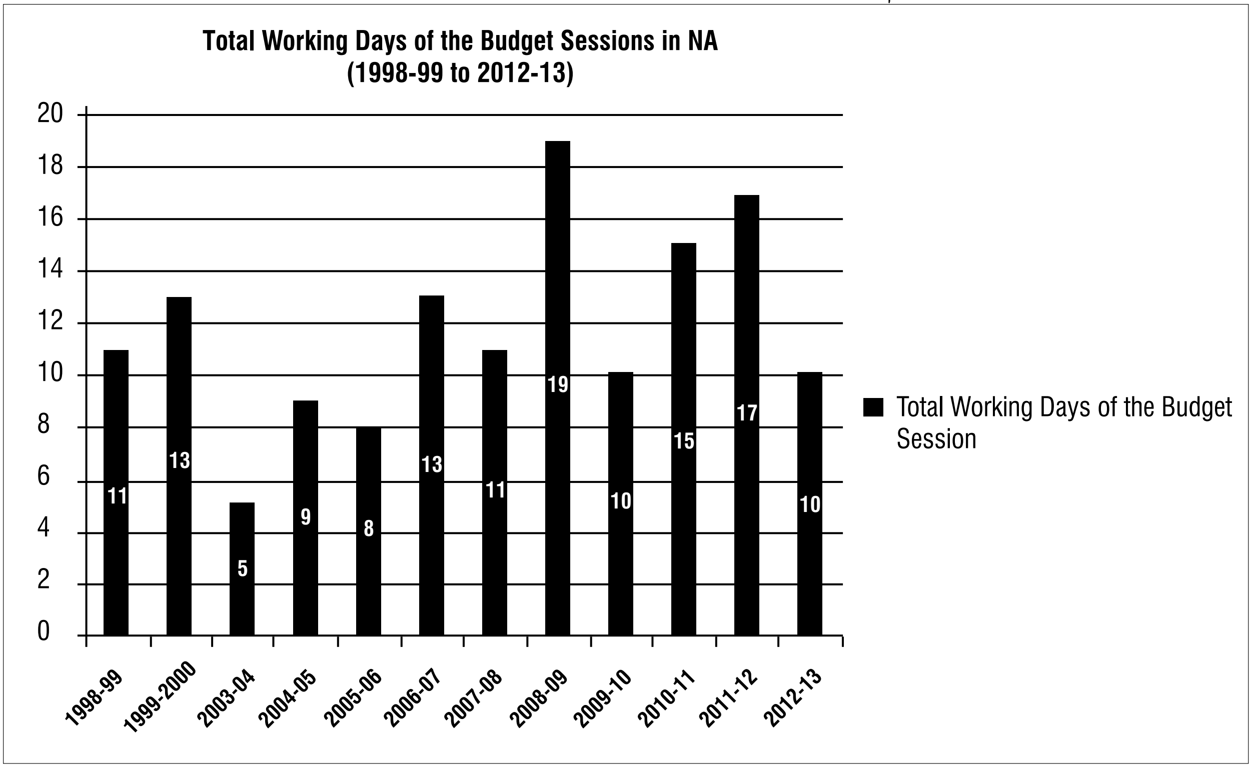

بجٹ سازی کے عمل میں سینیٹ کا کردار

آئین ایوان بالا سینیٹ کو بجٹ کے جائزے میں بھرپور کردار ادا کرنے سے روکتا ہے۔

2003 سے، یہ ضروری ہے کہ بجٹ سٹیٹمنٹ جب قومی اسمبلی میں پیش کی جائے اسی وقت اس کی کاپی سینیٹ میں بھی پیش کی جائے۔ سینیٹ بجٹ تجاویز کو زیر بحث لاسکتی ہے اور اپنی تجاویز قومی اسمبلی کو بھجوا سکتی ہے۔ تاہم ان تجاویز پر عملدرآمد لازمی نہیں ہے۔

پاکستان میں بجٹ سازی کا عمل

مالی سال

پاکستان میں مالی سال یکم جولائی سے 30 جون تک ہوتا ہے۔ وزارت خزانہ کی طرف سے بجٹ سے متعلق سرکلر جاری ہونے کے بعد بجٹ سازی کا عمل ہر سال اکتوبر میں شروع ہوتا ہے جب اداروں اور محکموں کی جانب سے اخراجات کی رسیدیں اکٹھی کی جاتی ہیں، ماضی کے حقائق، موجودہ رجحانات اور مستقبل کی توقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنیادی تخمینے نکات کی صورت میں تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ تخمینے متعلقہ وزارتوں اور ڈویژنز کو جمع کرائے جاتے ہیں جوان کا جائزہ لے کر اپنی تجاویز کے ساتھ متعلقہ مالی مشیروں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ مالی مشیر اور وزارت خزانہ متعلقہ وزارتوں اور ڈویژنز کی جانب سے جمع کرائی گئی تجاویز کا تفصیلی جائزے لینے کے بعد ان کو بجٹ میں شامل کرنے کے لیے منظور کرتے ہیں۔

بجٹ سرکلر (Budget Call Circular)

مالی سال کے بجٹ تخمینوں کی تیاری کے لیے وزارت خزانہ کی جانب سے طریقہ کار کا اعلان تمام انتظامی وزارتوں، ڈویژنز اور محکموں کو "Budget Call" جاری کر کے کیا جاتا ہے۔ سرکلر میں بجٹ تخمینوں کی تیاری اور جانچ پڑتال کے لیے تفصیلی ہدایات درج ہوتی ہیں۔ اس میں بجٹ کی تیاری کے مختلف مراحل کی تکمیل کے لیے تاریخیں بھی دی جاتی ہیں۔ چونکہ وقت اہم عنصر ہے اس لیے دیگر چیزوں کے علاوہ بجٹ کے تمام مراحل کے لیے دیئے گئے ٹائم ٹیبل کی پیروی پر سختی سے زور دیا جاتا ہے۔

تخمینوں کی تیاری

غیر ترقیاتی / جاریہ اخراجات اور ترقیاتی اخراجات کے لیے بجٹ تخمینے الگ تیار کیے جاتے ہیں۔ ان تخمینوں میں مکمل تفصیلات دی جاتی ہیں۔

چونکہ بجٹ بنیادی طور پر کیش اکاؤنٹنگ سسٹم پر مبنی ہوتا ہے، بجٹ تخمینے اس بنیاد پر تیار کیے جاتے ہیں کہ اس سال میں کتنی وصولی اور اخراجات متوقع ہیں صرف یہ نہیں کہ اس سال آمدن کے مطالبات یا اخراجات کی ذمہ داری کیا ہے۔

روایتی درجہ بندی کے مطابق بجٹ کو دو اہم حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

i۔ آمدن (Revenue) بجٹ
ii۔ سرمایہ (Capital) بجٹ

آمدن بجٹ جاریہ یا روزمرہ کے غیر ترقیاتی اخراجات پیش کرتا ہے جیسا کہ دفاع، سود، ادائیگیاں اور سول حکومت کو چلانے اور دیگر سرگرمیاں، ان کو جاری آمدن سے چلایا جاتا ہے جیسا کہ ٹیکس، ڈیوٹی یا دیگر متفرق آمدن شامل ہیں۔

سرمایہ بجٹ مادی اثاثے بنانے کے لیے مرتب کیا جاتا ہے جس سے ملک کی معاشی سکت میں اضافہ ہو۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام

سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تیاری بجٹ سازی کا سب سے اہم عنصر ہے۔ اس کو منصوبہ بندی کمیشن، وزارت خزانہ اور صوبائی حکومتوں کی مشاورت سے تیار کرتا ہے اور قومی اقتصادی کونسل اس کی منظوری دیتا ہے۔ ترقیاتی اخراجات بجٹ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کی بنیاد پر ہی شامل کیے جاتے ہیں۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تیاری نومبر میں شروع ہو جاتی ہے جب ملک کی مجموعی معاشی ضروریات اور اہداف کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کمیشن کی جانب سے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم طے کیا جاتا ہے اور متعلقہ

اداروں اور صوبائی حکومتوں کو ہر شعبے سے متعلق آگاہ کیا جاتا ہے۔منصوبہ بندی کمیشن کی جانب سے مختص کیے گئے اہداف کے اندر رہتے ہوئے ، متعلقہ ادارے شعبہ جاتی تفصیلی ترقیاتی پروگراموں کو منصوبہ بندی کمیشن سے مشاورت کے بعد طے کرتے ہیں۔جن کو بعد میں مارچ / اپریل میں ترجیحاتی کمیٹیوں، اپریل/مئی میں سالانہ پلان کوارڈینیشن کمیٹی اور حتمی طور پر قومی اقتصادی کونسل میں زیر بحث لایا اور حتمی شکل دی جاتی ہے۔سالانہ ترقیاتی پروگرام، جو کہ حتمی طور پر منظور اور بجٹ میں شامل کیا جاتا ہے، کا بلیو پرنٹ وفاقی وصوبائی حکومتوں کو عملدرآمد کے لیے پیش کیا جاتا ہے یہ مختص رقوم کے ساتھ مختلف ترقیاتی سکیموں کے اہداف کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔

الف: وسائل کا تخمینہ

سالانہ ترقیاتی پروگرام پر کامیابی سے عملدرآمد ملک کی معاشی ترقی کی ضمانت ہے اس کا بہت حد تک دارومدار وسائل کی دستیابی پر ہوتا ہے۔پروگرام کے حجم کا تعین وسائل کے تخمینے کی تفصیلی مشق سے کیا جاتا ہے۔

وزارت خزانہ یہ مشق متعلقہ حکومتوں اداروں بالخصوص ایف بی آر اور صوبائی محکمہ خزانہ کی مدد سے کرتی ہے۔وسائل کے تخمینے کے عناصر یہ ہیں:

i۔ قومی بچت یعنی وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے جاریہ اخراجات سے زائد ریونیو کی وصولی

ii۔ وفاق اور صوبوں کی خالص سرمایہ سے آمدن (مثلاً قرضوں کی واپسی، بچت اسکیمیں اور انعامی اسکیمیں وغیرہ)

iii۔ وفاقی حکومت کے تخمینے:

- غیرملکی مالی امداد
- خسارہ کی سرمایہ کاری (بنک قرضے) جتنا ملکی معاشی حالت اجازت دے۔

ب: سالانہ ترقیاتی پروگرام میں زرمبادلہ کا عنصر

بجٹ پروگرام میں زرمبادلہ کے عنصر کا حقیقی تخمینہ لگانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔زرمبادلہ میں اخراجات اور مقامی کرنسی میں اخراجات کو دونوں آمدن اور سرمایہ کے بجٹ میں الگ الگ دکھایا گیا ہے۔

یہ انتظامی حکام کے لیے بھی نشاندہی ہے کہ زرمبادلہ میں مختص کیے گئے اخراجات مقامی کرنسی میں اخراجات کے لیے دستیاب نہیں ہے۔

نئی ٹیکس تجاویز کے اثرات

بجٹ میں نئے، زیادہ یا نظرثانی شدہ ٹیکس کی تجاویز کو واضح قانون سازی کے ذریعے نافذ کیا جاتا ہے۔یہ قانون سازی بجٹ کا اہم حصہ ہے اوراس کے بغیر کسی ٹیکس میں تبدیلی، اضافہ یا نفاذ نہیں ہوسکتا۔

مجاز اخراجات کا شیڈول

بجٹ کی منظوری کے بعد مجاز اخراجات کا اسی طرح شیڈول جاری کیا جاتا ہے جس طرح سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ کا جاری کیا جاتا ہے۔

یہ شیڈول وزیراعظم کی طرف سے منظور کیا جاتا ہے اور وہ اس پر دستخط کرتے ہیں جس سے وفاقی محصولاتی فنڈ Federal Consolidated Fund سے رقم کے اجراء کے لیے واحد اتھارٹی تشکیل دی جاتی ہے۔شیڈول کسی مخصوص گرانٹ کے تحت اخراجات کی حد کی عکاسی کرتا ہے۔مندرجہ ذیل اخراجات وفاقی محصولاتی فنڈ کے ذریعے ادا کیے جائیں گے۔

الف) صدر کی تنخواہ اور ان کے دفتر کے اخراجات اور مندرجہ ذیل کو ادا کی جانے والی تنخواہ:

i۔ سپریم کورٹ کے جج صاحبان
ii۔ چیف الیکشن کمشنر
iii۔ چیئر مین اور ڈپٹی چیر مین سینیٹ
iv۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی
v۔ آڈیٹر جنرل پاکستان

ب) سپریم کورٹ، آڈیٹر جنرل کے محکمہ، الیکشن کمیشن کے دفتر اور سینیٹ وقومی اسمبلی سیکریٹریٹ کے افسران اور ملازمین کی تنخواہیں اور انتظامی اخراجات۔

ج) وفاقی حکومت کے ذمہ تمام قرضے بشمول سود، ڈوبنے والی رقم، سرمایہ کی واپسی اور دیگر اخراجات جیسے قرضوں میں اضافہ اور وفاقی محصولاتی فنڈ کے تحفظ کے اخراجات۔

د) کوئی بھی رقم جو کسی عدالت یا ٹربیونل کی طرف سے پاکستان کے فیصلے، ڈگری یا ایوارڈ کے نتیجے میں ادا کرنی پڑے۔

ر) کوئی بھی رقم جو آئین یا ایکٹ آف پارلیمنٹ کے ذریعے ادا کرنی پڑے۔

ایک دفعہ جب بجٹ تجاویز وزارت خزانہ کی جانب سے تیار ہو جاتی ہیں اور کابینہ منظور کرلیتی ہے وزیر خزانہ، وزیر اعظم اور اسپیکر کی مشاورت سے اسے قومی اسمبلی میں پیش کرتا ہے۔

بجٹ کی کاپی اسی وقت سینیٹ میں بھی پیش کی جاتی ہے جب یہ قومی اسمبلی میں پیش ہوتا ہے۔ سینیٹ سات دن کے اندر قومی اسمبلی کو تجاویز بھجوا سکتی ہے۔ قومی اسمبلی سینیٹ کی تجاویز کا جائزہ لیتی ہے اور بجٹ سینیٹ کی تجاویز کے ساتھ یا اس کے بغیر بھی پاس کر سکتی ہے۔

پارلیمانی جماعتوں کا کردار

موجودہ قومی اسمبلی میں کل دس (10) سیاسی جماعتیں موجود ہیں جبکہ سترہ (17) آزاد اراکین بھی اسمبلی کا حصہ ہیں۔ ان جماعتوں کی فہرست نمائندگی کی سطح کی ترتیب میں مندرجہ ذیل ہے جن میں سب سے بڑی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین ہے۔

- پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین (PPPP)
- پاکستان مسلم لیگ نواز (PMLN)
- پاکستان مسلم لیگ (PML)
- متحدہ قومی موومنٹ (MQM)
- عوامی نیشنل پارٹی (ANP)
- متحدہ مجلس عمل پاکستان (MMAP)
- پاکستان مسلم لیگ فنکشنل (PMLF)
- قومی وطن پارٹی (QWP)
- نیشنل پیپلز پارٹی (NPP)
- بلوچستان نیشنل پارٹی عوامی (BNPA)

پارلیمانی جماعتیں عمومی طور پر بجٹ بحث کے لیے پہلے سے منظّم تیاری نہیں کرتیں۔ یہ حیران کن نہیں ہے کیونکہ قومی اسمبلی میں پیش ہونے سے قبل سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ کو خفیہ رکھا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ، پارلیمانی جماعتیں بجٹ کا بھرپور تجزیہ کرنے یا متبادل تجاویز دینے کے لیے زیادہ منظّم، متحرک یا آراستہ بھی نہیں ہوتی ہیں۔

اس کے نتیجے میں قومی اسمبلی میں بجٹ کا عمل رسمی روایت بن گیا ہے جس میں اراکین پارلیمنٹ بجٹ بحث میں اپنے حلقے کے مسائل اجاگر کرنے یا عام امور پر تبادلہ خیال کرنے نظر آتے ہیں۔

کچھ پارلیمانی جماعتیں بجٹ پیش ہونے کے بعد دو دن کے وقفے کے دوران اجلاس منعقد کرتی ہیں۔ معاشی ماہرین بجٹ کے مندرجات پر بریفنگ دیتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کی جانب سے جو بھی حکمت عملی اپنائی جاتی ہے وہ ممبران کو ان کی پارلیمانی قیادت فراہم کرتی ہے۔ ماضی میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن یہ مشق دہراتی رہی ہیں۔ تاہم اس سے زیادہ طویل المدتی ماہرانہ رائے پارلیمانی جماعتوں کے اندر دیکھنے میں نہیں آئی۔

اراکین پارلیمنٹ کو بجٹ سمجھنے کے لیے اپنی جماعتوں یا حکومت کی جانب سے کوئی ادارہ جاتی یا انفرادی مدد فراہم نہیں کی جاتی جس کے نتیجے میں ریاست کی معاشی حالت یا پالیسیوں کے تعین میں ان کا کردار نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

قائمہ کمیٹیوں کا کردار

پاکستان کی پارلیمنٹ میں، دونوں قومی اسمبلی اور سینیٹ، 90 کی دہائی میں متعلقہ قوانین میں ترامیم کر کے قائمہ کمیٹیوں کو قانون سازی پر بحث، متعلقہ وزارت یا ڈویژن کے کام یا کارکردگی کی نگرانی، گواہوں کو طلب کرنے، سرکاری ریکارڈز کی طلبی، حلف پر بیان لینے اور ایوان کی جانب سے بھجوائے بغیر اپنے دائرہ کار میں کسی معاملہ کو جانچنے کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔

قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے شق 201(4) قائمہ کمیٹیوں کے اختیارات کو مزید اس طرح بیان کرتی ہے:

" کمیٹی متعلقہ وزارت اور اس سے منسلک سرکاری اداروں کے اخراجات، انتظامیہ، تفویض کردہ قانون سازی، عرضداشت ہائے عامہ اور پالیسیوں کا جائزہ لے سکتی ہے اور نتائج تحقیق اور سفارشات پر مشتمل اپنی رپورٹ وزارت کو پیش کر سکتی ہے اور وزارت اپنا جواب کمیٹی کو پیش کرے گی"۔

قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے شق 201(5) کے مطابق قائمہ کمیٹیاں مختلف امور پر عوامی پٹیشن لے سکتی ہیں:

" مسودہ قانون پر پیش کردہ عرضداشت ہائے عامہ پیش کی جا سکتی ہے یا ایوان کے سامنے موخر کارروائی سے متعلق کوئی معاملہ یا عوام کے مفاد عامہ کا کوئی ایسا معاملہ جو بنیادی طور پر حکومت سے متعلق ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ ایسا نہ ہو جو کسی عدالت کے دائرہ اختیار میں آتا ہو نہ کسی عدالت یا عدالتی یا نیم عدالتی فرائض انجام دینے والی اتھارٹی کے سامنے التواء سے متعلق ہو"۔

اس وقت قومی اسمبلی میں وفاقی وزارتوں اور ڈویژنز سے متعلقہ چوالیس (44) قائمہ کمیٹیاں ہیں۔

حالیہ اصلاحات

پاکستان میں پہلی دفعہ، پلڈاٹ کی جانب سے کئی سال سے اصلاحات کی کوششوں کے بعد، قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹیوں کے پاس اب وزارتوں کی بجٹ تجاویز کے وفاقی بجٹ کا حصہ بننے سے قبل جائزے کا اختیار موجود ہے۔

قومی اسمبلی میں ترمیم کی شکل میں ہونے والی حالیہ اصلاحات نے محکمہ جاتی بجٹ کے جائزے میں قائمہ کمیٹیوں کا کردار مضبوط کیا ہے۔ قوانین میں تبدیلی سے اب قائمہ کمیٹیاں کو بجٹ تجاویز وزارت خزانہ میں جمع کرانے سے قبل ان کا جائزہ لینے کا اجازت ہے۔

قومی اسمبلی میں 29 جنوری 2013 کو بجٹ سازی پر قواعد انضباط کار میں ترمیم کچھ اس طرح ہے:

"ہر قائمہ کمیٹی، اگر ضروری سمجھے گی، متعلقہ وزارت کے آئندہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا وزارت خزانہ کو بھیجنے سے قبل جائزہ لے گی اور ترامیم تجویز کرے گی۔ ہر متعلقہ وزارت آئندہ مالی سال کے لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لیے بجٹ تجاویز اس سال 31 جنوری سے قبل متعلقہ قائمہ کمیٹی کو بھیجے گی اور قائمہ کمیٹی اپنی تجاویز اسی سال یکم مارچ سے قبل واپس بھجوائے گی، اگر یکم مارچ تک تجاویز نہیں بھجوائی جاتی تو یہ سمجھا جائے گا کہ پیش کی جانے والی بجٹ تجاویز کی قائمہ کمیٹی نے توثیق کر دی ہے"۔

پلڈاٹ کا ماننا ہے کہ بجٹ سازی سے متعلق قواعد انضباط کار میں ترمیم کی متفقہ منظوری پاکستان کی پارلیمانی بجٹ سازی میں ایک تاریخی پیش رفت ہے جو ملک کے خزانے پر قومی اسمبلی، ملک کے منتخب نمائندوں، کی گرفت کو مزید مضبوط کرے گی۔

مطلوبہ اصلاحات

قوانین میں ترمیم کر کے فنانس بل کو بھی کمیٹیوں کو بھجوانے کی اجازت دی جانی چاہیے۔

قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار قائمہ کمیٹیوں کو بجٹ سازی کے مختلف امور کا جائزہ لینے سے نہیں روکتے۔ رول 122 بیان کرتا ہے "پیش کیے جانے پر کوئی مسودہ قانون، فنانس بل کے علاوہ، اس قائمہ کمیٹی کے سپرد قرار پائے گا جس کا اس مسودہ قانون کے نفس مضمون سے تعلق ہو"۔

اگرچہ قوانین میں قائمہ کمیٹیوں کو بھجوانا ضروری نہیں لیکن قوانین بجٹ کے امور اور مطالبات زر کا جائزہ لینے سے روکتے بھی نہیں تاہم روایت کے مطابق کوئی بھی قائمہ کمیٹی خود کو بجٹ سازی کے عمل میں شامل ہونے کے قابل نہیں سمجھتی۔

بجٹ کا مجموعی جائزہ منطقی طور پر قائمہ کمیٹی برائے خزانہ واقتصادی امور و منصوبہ بندی کے تحت ہی آتا ہے جبکہ انفرادی کمیٹیاں اپنی متعلقہ وزارتوں اور ڈویژنز کے بجٹ کا جائزہ لے سکیں گی۔

صوبائی اسمبلیوں کو بھی اپنے قواعد انضباط کار میں قومی اسمبلی کی طرح ترمیم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کو اپنے دائرہ کار کے اندر کسی معاملے کا خود سے جائزہ لینے کا اختیار مل سکے۔

پاکستان میں پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں مجوزہ تجاویز

1۔موجودہ پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں فوری اصلاحات کی ضرورت

پاکستان میں بجٹ سازی غیر منتخب انتظامیہ کا خصوصی اختیار رہا ہے۔منتخب نمائندوں کو رازداری کے نام پر جان بوجھ کر اس عمل سے دور رکھا گیا کیونکہ انتظامیہ روایتی طور پر قانون سازوں کو اختیار نہیں دینا چاہتی تا کہ ان کو جوابدہ نہ ہو سکے۔اگرچہ بجٹ کی تفصیلات اور اعداد وشمار کو بیوروکریٹ حتمی شکل دیتے ہیں اور کسی کو بھی اس سے اختلاف نہیں ہوتا لیکن اہم پالیسی سے متعلق فیصلے اور بجٹ کی سمت کا تعین منتخب حکومت کو کرنا ہوتا ہے اس لیے بجٹ سازی کے مجموعی عمل میں منتخب نمائندوں کی شرکت ضروری ہے تا کہ بجٹ سازی کو ایک شراکتی عمل بنایا جائے نہ کہ محض چند کا استحقاق بنا رہے۔منتخب نمائندوں میں صرف وزیر خزانہ اور بعض اوقات وزیر مملکت برائے خزانہ بجٹ سازی کے عمل میں شریک ہوتے ہیں۔یہاں تک کہ کابینہ جو کہ حکومت کے تمام فیصلوں کی مجموعی ذمہ دار ہوتی ہے بجٹ کے پارلیمنٹ میں پیش ہونے سے چند گھنٹے قبل اس پر رسمی طور پر نظر ڈالتی ہے۔

موجودہ پارلیمانی بجٹ سازی کا عمل محض دو ہفتے ہی چلتا ہے جو منتخب نمائندوں کو بجٹ کے موثر جائزے کے لیے بہت کم موقع فراہم کرتا ہے۔پارلیمنٹ اور خاص طور پر قومی اسمبلی کو غیر منتخب انتظامیہ قانون سازی کے اس اہم عمل میں محض ربڑ سٹمپ کے طور پر استعمال کرتی ہے۔موجودہ عمل اراکین پارلیمنٹ کو بجٹ سازی میں پارلیمنٹ کی جانب سے بامعنی رائے دینے کے لیے موثر کردار ادا کرنے کا موقع فراہم نہیں کرتا۔

بجٹ سازی کے مختلف مراحل میں اراکین پارلیمنٹ کی مزید موثر شمولیت بے حد ضروری ہے۔عوام کے نمائندے ہونے کے باعث اراکین پارلیمنٹ کو اپنے ووٹروں کی خواہشات کے مطابق بجٹ میں ترجیحات شامل کرنی چاہیں۔

2۔قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کا اہم کردار

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کو پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں اصلاحات کوششوں کی قیادت کرنی چاہیے۔قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کا کردار بجٹ سازی کے عمل میں مضبوط کیا جانا چاہیے۔قائمہ کمیٹی برائے خزانہ اور تمام سیاسی جماعتوں کے سینئر اراکین پارلیمنٹ کو اصلاحات کی کوششوں کو آگے بڑھانا چاہیے۔اصلاحات کی اہمیت اور خصوصی نوعیت کے پیش نظر قائمہ کمیٹی برائے خزانہ پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل میں اصلاحات پر ایک سب کمیٹی بھی قائم کر سکتی ہے۔

قائمہ کمیٹی برائے خزانہ ملک کے مختلف شہروں میں بجٹ سے قبل عوامی مشاورت کی جامع مشق بھی کر سکتی ہے۔اس مشق کے آغاز میں قائمہ کمیٹی عوام اور مختلف دلچسپی رکھنے والے گروہوں جیسا کہ چیمبر آف کامرس،شہری تنظیموں اور ٹریڈ یونینوں کو قومی اخبار میں اشتہار دے کر آئندہ بجٹ کے لیے آئیڈیاز اور تجاویز لکھ کر بھجوانے کی دعوت دے سکتی ہے۔اس کے بعد کمیٹی مختلف شہروں میں جا کر شہریوں اور دلچسپی رکھنے والے گروہوں کے ساتھ بجٹ پر فورم منعقد کر سکتی ہے۔خزانہ کی کمیٹی کو مختلف ماہرین کو اپنی آراء دینے کے لیے مدعو کرنا چاہیے۔اس ساری مشق کی بنیاد پر قائمہ کمیٹی رپورٹ اور تجاویز مرتب کر کے وزارت خزانہ کو بھجوا سکتی ہے تا کہ وہ اس کو بجٹ میں شامل کر سکے۔یہ مشق سے نہ صرف پارلیمنٹ کے بطور اعلیٰ ادارے کے پوزیشن کو مستحکم کرے گی بلکہ عوامی امور پر ایک بامقصد نکتہ نظر بھی فراہم کرے گی۔کمیٹی عوام اور انتظامیہ میں ایک انتہائی مفید رابطے کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔

3۔ پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل کا دورانیہ

فنانس بل کسی بھی سال میں میں زیر بحث اور منظور ہونی والی سب سے اہم قانون سازی ہے۔ یہ وہ قانون سازی ہے جس کو جائزے اور نگرانی کے اعتبار سے دیگر تمام قانون سازی سے کم سنجیدہ توجہ دی جاتی ہے اور نہ ہی اسے کبھی بھرپور جائزے اور تجزیئے کے لیے قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ بجٹ اور اس سے منسلک دستاویزات سب سے اہم پالیسی فیصلے ہوتے ہیں جن کا پارلیمنٹ ایک سال میں جائزہ لیتی ہے لیکن اس کو نہ کبھی زیادہ وقت نہ زیادہ بیک گراونڈ تفصیل فراہم کی گئی کہ کوئی بھرپور فیڈ بیک دی جاسکے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ کو ہر سال جون کے دوسرے ہفتے میں قومی اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے اور یہ جون کے آخری ہفتے کے آغاز میں منظور ہوجاتی ہے جس سے بجٹ کے مختلف مراحل پر بحث کے لیے قومی اسمبلی میں محض 12 سے 17 ایام کار میسر ہوتے ہیں۔

بجٹ پر بحث کی مشق سے پارلیمنٹ کو اس چیز کے بارے میں ذمہ دار بنایا جاتا ہے جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی اور اس کی تیاری یا جائزے میں اس کا کوئی کردار نہیں۔ اراکین پارلیمنٹ کو 1500 سے 2000 ٹائپ شدہ پرنٹ صفحات فراہم کیے جاتے ہیں جن میں اعداد و شمار درج ہوتے ہیں جو بجٹ پیش ہونے والے دن ماہرین کے لیے سمجھنا بھی مشکل ہوتے ہیں۔ ان کے پاس بجٹ کو سمجھنے کے لیے کوئی ادارہ جاتی یا انفرادی مدد دستیاب نہیں ہوتی اور انہیں بحث شروع کرنے کے لیے محض دو دن دیئے جاتے ہیں۔ اتنا وقت تو پارلیمانی جماعتوں کو بھی بجٹ سمجھنے، اپنی پوزیشن کا تعین کرنے اور اپنے ممبران کو بحث کی حدود سمجھانے کے لیے تھوڑا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بجٹ تقاریر میں بجٹ پر تجزیئے یا اس کے سنجیدہ جائزے کے سوا باقی سب کچھ ہوتا ہے۔ زیادہ تر تقاریر میں حلقوں کے مسائل اور امور کا ذکر ہوتا ہے لیکن بجٹ کا جائزہ نہیں ہوتا۔ پوری بجٹ بحث اوسطا تقریبا 12 دن پر محیط ہوتی ہے جس میں اوسطا 34 گھنٹے بحث ہوتی ہے۔ کسی مرحلے پر بھی بجٹ کو تفصیلی جائزے کے لیے کسی کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جاتا اور پوری مشق 342 کے ایوان میں ہوتی ہے جہاں کوئی بامعنی تجزیہ یا مذاکرہ نہیں ہوسکتا۔

پاکستان کے پارلیمانی بجٹ کے برعکس، بھارتی پارلیمنٹ میں بجٹ سازی کا عمل 75 دن پر محیط ہوتا ہے۔ عام بحث کے فورا بعد ہر وزارت کے مطالبات زر بشمول وزارت دفاع کے متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ ان کمیٹیوں میں بجٹ کا سنجیدہ، بھرپور اور عموما جماعتوں سے بالاتر ہو کر تجزیہ کیا جاتا ہے۔ ہر کمیٹی متعلقہ مطالبات زر پر تفصیلی رپورٹ مرتب کر کے ایوان میں پیش کرتی ہے جو پارلیمانی بجٹ سازی کے 75 دن مکمل ہونے پر بجٹ کی منظوری دیتا ہے۔

بجٹ سازی کے عمل کی اہمیت کے پیش نظر، یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ پہلے قدم کے طور پر پاکستان میں پارلیمانی بجٹ سازی کے عمل کو کم از کم 60 دن پر محیط کیا جائے جو کہ یکم مئی سے شروع ہو کر 30 جون کو ختم ہو۔ بجٹ کو ہر سال مئی کے پہلے ورکنگ دن پیش کیا جانا چاہیے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ چونکہ صوبائی بجٹ سازی کا عمل بھی وفاق کی پیروی کرتا ہے صوبائی بجٹ سازی کے عمل میں بھی اصلاحات کی جانی چاہیں۔ جب وفاقی بجٹ مئی کے آغاز میں پیش کیا جائے گا تو صوبائی بجٹ کو بھی اس کی پیروی کرنی چاہیے اور بجٹ سیشن کا دورانیہ اوسطا 13 دن سے بڑھا کر کم از کم 30 سے 45 دن تک کرنا چاہیے۔ اس کے لیے بجٹ کو مئی کے شروع میں پیش کرنا ہوگا تا کہ سیشن 30 جون تک ختم ہو سکے۔

4۔ بجٹ/مطالبات زر کا جائزے لینے کے لیے کمیٹیوں کے اختیارات

صوبائی اسمبلیوں کے موجودہ قوانین فنانس بل کو کمیٹیوں کے سپرد کرنے کا اختیار نہیں دیتے۔ ایوان مجموعی طور پر بجٹ اور پر وزارت کے مطالبات زر

کا جائزہ لینے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا بجٹ کا محتاط جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ دیگر پارلیمانی نظاموں میں، بجٹ پیش ہونے کے بعد مطالبات زر قائمہ کمیٹیوں کے سپرد کیا جاتا ہے تاکہ وہ ہر وزارت کے مطالبات زر کا تفصیلی جائزہ لے کر رپورٹ ایک مخصوص مدت میں ایوان میں پیش کریں جس کے بعد مطالبات پر ووٹنگ ہوتی ہے

صوبائی اسمبلیوں کے قواعد انضباط کار میں ترمیم کر کے قائمہ کمیٹیوں کو اختیار دیا جانا چاہیے کہ وہ متعلقہ وزارتوں کے مطالبات زر کا بجٹ پیش ہونے کے بعد جائزہ لے سکیں اور ایک مخصوص مدت میں رپورٹ تیار کر کے ایوان میں پیش کریں۔ بجٹ پر بحث ان رپورٹوں کی روشنی میں شروع کی جانی چاہیے۔

5۔ ہر قائمہ کمیٹی کو بجٹ سے قبل اکتوبر میں عوامی سماعتیں منعقد کرنی چاہیں

قومی اسمبلی کے موجودہ قواعد قائمہ کمیٹیوں کو اپنی متعلقہ وزارتوں/ ڈویژنز کے حوالے بجٹ سے قبل عوامی سماعتیں کرنے سے نہیں روکتے لیکن کمیٹیوں کا زیادہ سرگرم کردار اور امدادی ڈھانچے کی ضرورت ہے۔

عوام اور پارلیمنٹ کے درمیان دوری ختم کرنے کے لیے، ہر قائمہ کمیٹی کو آئندہ بجٹ کے لیے آئیڈیاز، تجاویز اور آراء حاصل کرنے کے لیے سٹیک ہولڈرز کے ساتھ 3 سے 5 دن کی عوامی سماعتیں کرنی چاہیں۔ ان سماعتوں کو میڈیا میں چھپنا چاہیے اور میڈیا کو ان کی کوریج کی اجازت ہونی چاہیے۔ صرف یہ ایک سرگرمی ہی پارلیمنٹ اور اراکین پارلیمنٹ کے لیے بہت فائدہ مند ہوگی۔ ہر سماعت کا پورا ریکارڈ رکھا جانا چاہیے۔۔

6۔ پارلیمنٹ کے اندر آزادانہ بجٹ یونٹ کا قیام

کئی ترقی یافتہ ممالک میں پارلیمانی بجٹ آفیسر کا دفتر قائم ہے یہ ایک آزادانہ ادارہ ہے جو بجٹ اور قومی معیشت پر انتظامیہ سے ہٹ کر اپنا آزاد موقف رکھتا ہے اور اراکین پارلیمنٹ کو معلومات فراہم کرتا ہے۔ دنیا کی کئی پارلیمنٹ کے آزاد بجٹ دفاتر ہیں۔ فلپائن نے اپنا کانگرنشل بجٹ دفتر 1990 میں قائم کیا، میکسیکو نے 1998، یوگنڈا نے 2001، کینیڈا نے 2006 اور حال میں افغانستان نے 2007 میں قائم کیا۔ ایسا دفتر اراکین پارلیمنٹ کو بجٹ پر آزاد اور غیر جماعتی تجزیہ فراہم کرتا ہے جس سے ان کو بجٹ کا جائزہ لینے اور رائے قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

دنیا میں بڑھتے ہوئے رجحان کو دیکھتے ہوئے پاکستان کو بھی پارلیمنٹ کے اندر آزادنہ بجٹ دفتر قائم کرنا چاہیے جس میں ماہرین کو بھرتی کیا جائے جو بجٹ پر اراکین پارلیمنٹ کے فائدہ کے لیے غیر تعصّبانہ اور آزادنہ تجزیہ فراہم کریں۔ فزیبلٹی سٹڈی کرائی جائے اور دنیا کے مختلف ممالک میں قائم آزادانہ پارلیمانی بجٹ یونٹس سے موازنہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org